یک صد (100) خصائص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تحریر مبارک شیخ القرآن ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

[illegible]

پیشکش انجمن انوار القادریہ [illegible]

پیش لفظ

الحمد للہ ربّ العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد المرسلین

دورِ حاضرہ میں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس پر مختلف حیلوں سے حملے ہو رہے ہیں۔ اسلام کے نام پر جماعتیں بنا کر آپ کے کمالات اور فضائل کو شرک بتایا جاتا ہے۔ جو مسلمان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہ خصائص مبارکہ زبانی یاد کرلے گا وہ نہ صرف گمراہی سے بچ جائے گا بلکہ دنیا و آخرت میں فلاح و کامرانی سے ہمکنار ہو گا۔

فقیر کا مشورہ ہے کہ یہ خصائص نہ صرف خود بلکہ گھر کا تمام کنبہ بچے، بچیاں، مرد، عورتیں زبانی یاد کرلیں اور مدارس اسلامیہ بالخصوص اہلسنّت کے ہر طالبِ علم کو زبانی یاد کرائیں بلکہ ابتدائی نصاب میں شامل فرمائیں اور اسی طرح روزانہ بچوں سے تکرار کرائیں جیسے اسکولوں میں پہاڑے پڑھائے جاتے ہیں۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابو الصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مقدمہ

حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص یاد کرنا دونوں جہانوں میں فلاح کا موجب ہے وہ یہ ہیں۔

خصائص کی چار قسم

۱۔ وہ واجبات جو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خاص ہیں مثلاً نمازِ تہجد۔

۲۔ وہ احکام جو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی پر حرام ہیں، دوسروں پر نہیں۔ مثلاً تحریم زکوٰۃ۔

۳۔ وہ مباحات جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خاص ہیں۔ مثلاً نماز بعد عصر۔

۴۔ وہ فضائل و کرامات جو حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مخصوص ہیں۔

اس رسالہ میں صرف قسم چہارم میں سے چند یہ ہیں۔

یک صد (۱۰۰) خصائص

۱۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام نبیوں سے پہلے پیدا کیا اور سب سے اخیر میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔

۲۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام انبیائے کرام علیہم السلام پیدائشی نبی ہیں دیگر انبیائے کرام علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ارواح نے آپ کی روحِ انور سے اتفاضہ کیا۔

۳۔ عالم ارواح میں دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کی ارواح سے اللہ تعالیٰ نے عہد لیا کہ اگر وہ حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے کو پائیں تو آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی مدد کریں۔

۴۔ یوم 'الست' میں سب سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے 'بلیٰ' کہا تھا۔

۵۔ حضرت آدم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام مخلوقات حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کیلئے پیدا کیے گئے۔

۶۔ حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسمِ مبارک عرش کے پایہ پر اور ہر ایک آسمان پر اور بہشت کے درختوں اور محلات پر اور حوروں کے سینوں پر اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان لکھا گیا ہے۔

۷۔ سابقہ آسمانی کتب تورات و انجیل وغیرہ میں آپ کی بشارت ہے۔

۸۔ حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت شریف کے وقت بت اوندھے گر پڑے، جنات نے اشعار پڑھے۔

۹۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ختنہ کئے ہوئے، ناف بریدہ اور آلودگی سے پاک وصاف پیدا ہوئے۔

۱۰۔ پیدائش کے وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالتِ سجدہ میں تھے اور ہر دو انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھے۔

۱۱۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پیدائش کے وقت ایسا نور نکلا کہ اس میں آپ کی والدہ ماجدہ نے ملک شام کے محل دیکھ لئے۔

۱۲۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گہوارہ کو فرشتے ہلایا کرتے تھے۔ آپ نے گہوارہ میں گفتگو کی۔ چاند سے آپ کی گفتگو مشہور ہے بلکہ آپ جس سمت کو اشارہ فرماتے وہ آپ کی طرف جھک جاتا۔

۱۳۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہر عضو کا علیحدہ علیحدہ ذکر فرمایا ہے۔ جسے تفصیل سے فقیر اُویسی غفرلہ نے شرح حدائق بخشش میں لکھ دیا۔

۱۴۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسمِ مبارک (محمد) اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک (محمود) سے مشتق ہے۔

۱۵۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ میں سے تقریباً (ستر) نام وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ہیں۔

۱۶۔ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک اسم مبارک احمد ہے۔ آپ سے پہلے جب سے دُنیا بنی ہے کسی کا یہ نام نہ تھا تاکہ اس بات میں کسی کو شک نہ رہے کہ کتبِ سابقہ میں جو احمد مذکور ہے، وہ آپ ہی ہیں۔

۱۷۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خود اللہ تعالیٰ کھلاتا پلاتا تھا جنت کے کھانوں سے۔

۱۸۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیچھے سے ایسے دیکھتے تھے جیسے آگے کو دیکھتے۔ رات کو تاریکی میں ایسے دیکھتے جیسے دن کے وقت اور روشنی میں دیکھتے تھے۔

۱۹۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لعابِ دہن شور (کھارے) پانی کو میٹھا بنا دیتا اور شیر خوار بچوں کیلئے دودھ کا کام دیتا۔

۲۰۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب پتھر پر چلتے تو اس پر آپ کے قدم مبارک کا نشان ہو جاتا۔

۲۱۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز مبارکہ اتنی دور تک پہنچتی کہ کسی دوسرے کی نہ پہنچتی۔ چنانچہ جب آپ خطبہ دیا کرتے تھے تو خواتین اپنے گھروں میں سن لیا کرتی تھیں۔

۲۲۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بغل اقدس پاک وصاف اور خوشبودار تھی۔

۲۳۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قوتِ سامعہ (سننے کی طاقت) سب سے بڑھ کر تھی۔ یہاں تک کہ آسمان میں ملائکہ کی کثرت اژدھام کے باوجود آسمان کی آواز سن لیتے تھے۔ جبریل علیہ السلام کی خوشبو بھی سونگھ لیتے بلکہ آسمانوں کے دروازوں کے کھلنے کی آواز بھی سن لیتے۔ (اسی لئے اہلسنّت کا عقیدہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دُرود شریف خود سنتے ہیں اور جو اُمتی بھی فریاد کرتا ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ بھی سنتے ہیں۔ اُویسی غفرلہ)

۲۴۔ نیند میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھ سو جاتی ہے لیکن دل پاک بیدار رہتا ہے۔

۲۵۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی انگڑائی اور جمائی نہیں لی۔

۲۶۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا کیونکہ آپ نور ہی نور تھے اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔

۲۷۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدن شریف پر مکھی نہ بیٹھتی اور کپڑوں میں جوں نہ پڑتی۔

۲۸۔ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلتے تو فرشتے (بغرض حفاظت) آپ کے پیچھے ہوتے۔ اسی واسطے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کرام سے فرمایا کہ تم میرے آگے چلو اور میری پیٹھ فرشتوں کے واسطے چھوڑ دو۔

۲۹۔ حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خون اور تمام فضلات پاک تھے بلکہ آپ کے بول کا پینا شفائے امراض تھا۔

۳۰۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پسینہ اقدس کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔

۳۱۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درمیانہ قد والے مائل بہ درازی تھے جب چلتے تو سب سے اونچے نظر آتے تاکہ ظاہری طور پر بھی آپ سے کوئی اونچا نہ ہو۔

۳۲۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس گنجے کے سر پر ہاتھ اقدس پھیرتے اسی وقت گنجے کے بال اُگ آتے اور جس درخت کو بوتے وہ اسی سال پھل دینے لگتا جیسے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا باغ۔

۳۳۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس کے سر پر ہاتھ پھیرتے آپ کے ہاتھ کی جگہ کے بال سیاہ رہتے سفید نہیں ہوتے۔

۳۴۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت پر کاہنوں کی خبریں منقطع ہو گئیں اور شہاب ثاقب کے ساتھ آسمانوں کی حفاظت کر دی گئی اور شیاطین تمام آسمانوں سے روک دیئے گئے۔

۳۵۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قرین وموکل (جن) اسلام لے آیا۔

۳۶۔ شبِ معراج میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے براق مع زین ولگام آیا۔

۳۷۔ حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شبِ معراج میں جسد مبارک کے ساتھ حالتِ بیداری میں آسمانوں سے اوپر تشریف لے گئے۔

بلکہ جائے کہ جا نبود آنجا محرمے جز خدا نبود آنجا

۳۸۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار جل شانہ کو اپنی سر کی آنکھوں سے دیکھا اور اس کے ساتھ کلام کیا۔ اسی رات آپ بیت المقدس میں نماز میں دیگر انبیائے کرام علیہم السلام اور فرشتوں کے امام بنے۔

۳۹۔ بعض غزوات میں فرشتے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر دشمنوں سے لڑے جیسے بدر میں۔

۴۰۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے وہ کتاب عطا فرمائی جو تحریف سے محفوظ اور بلحاظ لفظ ومعنی معجزہ ہے۔

۴۱۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں تبسم فرماتے تو گھر روشن ہو جاتا۔

۴۲۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسمِ اقدس سے خوشبو آتی آپ جس راستہ سے گزرتے اس سے خوشبو مہکتی رہتی۔

۴۳۔ جس سواری پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوتے وہ بول وبراز نہ کرتا جب تک آپ سوار رہتے۔

۴۴۔ حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئیں۔ ان خزانوں میں سے جو کچھ کسی کو ملتا ہے وہ آپ ہی کے دست مبارک سے ملتا ہے۔ کیونکہ آپ باری تعالیٰ کے خلیفہ مطلق و نائب کل ہیں۔ جو کچھ چاہتے ہیں باذنِ الٰہی عطا فرماتے ہیں۔

۴۵۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہر شئے کا علم دیا یہاں تک کہ روح اور ان اُمورِ خمسہ کا علم بھی عنایت فرمایا جو سورۂ لقمان کے اخیر میں مذکور ہیں۔

۴۶۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سارے جہان (انس وجن وملائک) کیلئے پیغمبر بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ کل کائنات کا نبی۔

۴۷۔ حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سارے جہان کیلئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

۴۸۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رُعب کا یہ حال تھا کہ دشمن خواہ ایک ماہ کی مسافت پر ہوتا آپ اس پر رُعب سے فتح پاتے اور وہ مغلوب ہو جاتا۔

۴۹۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے اور آپ کی اُمت کیلئے تمام روئے زمین سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی بنادی گئی۔ جہاں نماز کا وقت آجائے اور پانی نہ ملے تیمم کر کے وہیں نماز پڑھ لی جائے۔ دوسری اُمتوں کیلئے پانی کے سوا کسی اور چیز کے ساتھ طہارت نہ تھی اور نماز بھی معین جگہ کے سوا اور جگہ جائز نہ تھی۔

۵۰۔ چاند کا ٹکڑے ہونا۔ شجر و حجر کا سلام کرنا اور رسالت کی شہادت دینا۔ ستون حنانہ کا رونا اور اُنگلیوں سے چشمے کی طرح پانی جاری ہونا۔ یہ سب معجزات آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا ہوئے۔

۵۱۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔

۵۲۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت تمام انبیاء سابقین کی شریعتوں کی ناسخ ہے اور قیامت تک رہے گی۔

۵۳۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے القاب سے خطاب فرمایا۔ بخلاف دیگر انبیاء کے کہ انہیں ان کے نام سے خطاب کیا ہے۔ اس پر قرآنی آیات شاہد ہیں۔

۵۴۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نام مبارک کے ساتھ خطاب کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا۔

۵۵۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر بلند کیا ہے۔ چنانچہ اذان اور خطبے اور تشہد میں اللہ عزوجل کے ساتھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر بھی ہے۔

۵۶۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر آپ کی اُمت پیش کی گئی اور جو کچھ آپ کی اُمت میں قیامت تک ہونے والا ہے وہ سب آپ پر پیش کیا گیا بلکہ باقی اُمتیں بھی آپ پر پیش کی گئیں جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو ہر چیز کا نام بتایا گیا۔

۵۷۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حبیب ہیں۔

۵۸۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے پہلے نبیوں کو ان کے مانگنے کے بعد عطا فرمایا وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بن مانگے عنایت فرمایا۔

۵۹۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام مبارک اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں طاعت و معصیت، فرائض واحکام، وعدہ ووعید اور اِنعام واکرام کا ذکر کرتے وقت اپنے پاک نام کے ساتھ یاد فرمایا ہے۔

۶۰۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرش تا فرش مشہور ہیں اور نماز و خطبہ و اذان میں اللہ کے نام مبارک کے ساتھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام مبارک مذکور ہے اور عرش پر، قصور بہشت پر، حوروں کے سینوں پر، درختانِ بہشت کے پتوں پر اور فرشتوں کی چشم و ابرو پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم شریف لکھا ہوا ہے اور آپ سے پہلے جس قدر انبیاء گزرے ہیں وہ سب آپ کے ثناء خواں رہے ہیں اور قیامت کو ثناء خواں ہوں گے۔

۶۱۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وحی کی تمام قسموں کے ساتھ کلام کیا گیا۔

۶۲۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رؤیا (خواب) وحی ہے یہی حال تمام پیغمبروں کا ہے۔ (علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام)

۶۳۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حضرت اسرافیل علیہ السلام نازل ہوئے جو آپ سے پہلے کسی اور نبی پر نازل نہیں ہوئے۔

۶۴۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہترین اولادِ آدم ہیں۔

۶۵۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نزدیک اکرم الخلق ہیں۔ اسلئے دیگر انبیاء و مرسلین اور ملائک سے افضل ہیں۔

۶۶۔ آپ سے تبلیغی احکامات میں خطا ونسیان محال ہے۔

۶۷۔ قبر میں میت سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت سوال ہوتا ہے۔

۶۸۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد آپ کی ازواجِ مطہرات سے نکاح حرام کیا گیا۔

۶۹۔ جس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس نے بے شک آپ ہی کو دیکھا۔ کیونکہ شیطان آپ کی صورت شریف کی طرح نہیں بن سکتا۔ اس بات پر تمام محدثین کا اتفاق ہے کہ جس صورت سے کسی نے آپ کو خواب میں دیکھا اس نے آپ ہی کو دیکھا۔

۷۰۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم شریف یعنی **محمد** کسی کا نام رکھنا مبارک اور دنیا اور آخرت میں اس کے بے شمار فائدے ہیں۔ تفصیل کیلئے دیکھئے فقیر کی کتاب شہد سے میٹھا نام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۷۱۔ کسی کیلئے جائز نہیں کہ اپنی انگوٹھی پر 'محمد رسول اللہ' نقش کرائے جیسا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر تھا۔

۷۲۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث شریف کے پڑھنے کیلئے غسل و وضو کرنا اور خوشبو ملنا مستحب ہے اور یہ بھی مستحب ہے کہ حدیث شریف کے پڑھنے میں آواز دھیمی کی جائے۔ جیسا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات شریف میں جس وقت آپ کلام کرتے حکمِ الٰہی تھا کہ آپ کی آواز پر اپنی آواز کو بلند نہ کرو۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کا کلام مروی وماثور عزت ورِفعت میں مثل اس کلام کے ہے جو آپ کی زبان مبارک سے سنا جاتا تھا۔ لہٰذا کلام ماثور کی قرأت کے وقت بھی وہی ادب ملحوظ رکھنا چاہئے۔ اور یہ بھی مستحب ہے کہ حدیث شریف اونچی جگہ پر پڑھی جائے اور پڑھتے وقت کسی کی تعظیم کیلئے خواہ کیسا ہی ذی شان ہو کھڑا نہ ہووے کیونکہ یہ خلافِ ادب ہے۔

۷۳۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث شریف کے محدثین کے چہرے تازہ وشاداں رہیں گے۔

۷۴۔ جس شخص نے بحالتِ ایمان ایک لحہ یا ایک نظر حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کی حیاتِ ظاہری میں دیکھ لیا اسے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہو گیا۔ طویل صحبت شرط نہیں۔ ہاں تابعی ہونے کیلئے یہ شرط ہے کہ وہ صحابی کی صحبت میں دیر تک رہا ہو۔

۷۵۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم عادل ہیں۔ لہٰذا شہادت وروایت میں ان میں سے کسی کی عدالت سے بحث نہ کی جائے۔ جیسا کہ دیگر راویوں میں کی جاتی ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی تعدیل کتاب وسنت کے قوی دلائل سے ثابت ہے۔

۷۶۔ نمازی تشہد میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یوں خطاب کرتا ہے: السلام علیک ایھا النبی (آپ پر سلام اے نبی) اور آپ کے سوا کسی اور مخلوق کو اس طرح خطاب نہیں کرتا۔ شبِ معراج میں اللہ تعالیٰ نے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انہیں الفاظ سے خطاب کیا تھا۔ فقہائے کرام لکھتے ہیں کہ نمازی کو چاہئے کہ تشہد میں شبِ معراج کے واقعہ کی حکایت واخبار کا ارادہ نہ کرے بلکہ انشاء کا قصد کرے کہ گویا وہ اپنی طرف سے اپنے نبی پر سلام بھیجتا ہے۔

۷۷۔ حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے حجروں کے باہر سے آپ کو پکارنا حرام ہے۔

۷۸۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بلند آواز سے کلام کرنا حرام ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔

۷۹۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معصوم ہیں۔ گناہِ صغیرہ اور کبیرہ سے عمداً اور سہواً اعلانِ نبوت سے قبل بھی اور بعد بھی یہی مذہب مختار ہے۔

۸۰۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جنون اور لمبی بے ہوشی طاری نہیں ہوئی۔ کیونکہ یہ منجملہ نقائص ہیں۔ علامہ سبکی نے کہا کہ پیغمبروں پر نابینائی وارد نہیں ہوتی کیونکہ یہ نقص ہے۔ کوئی پیغمبر نابینا نہیں ہوا۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی نسبت جو کہا گیا کہ وہ نابینا تھے، سو وہ ثابت نہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام 'سو اُن کی آنکھوں پر پردہ آگیا تھا اور وہ پردہ دور ہو گیا۔ مشہور یہ ہے کہ کوئی پیغمبر (بہرا) نہ تھا۔ اس مسئلہ کی وضاحت فقیر کے رسالہ اثارہ القلوب فی بصارہ یعقوب میں ہے۔

۸۱۔ جو شخص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب وشتم کرے یا کسی وجہ سے صراحۃً یا کنایۃً آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص شان کرے، اس کا قتل کرنا بالاتفاق واجب ہے۔ مگر اس میں اختلاف ہے کہ یہ قتل کرنا بطریق حد ہے کہ بالفعل مار ڈالنا چاہئے اور توبہ نہ کرانی چاہئے، یا بطریق ارتداد ہے کہ اس سے توبہ طلب کی جائے۔ اگر توبہ کرے تو بخش دینا چاہئے۔ اس مسئلے میں مختار قول اوّل ہے۔ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ اہانت کرنے والا مسلمان تھا۔ اگر کافر ہو اور اسلام لائے تو در گزر کرنا چاہئے۔ (دورِ حاضرہ میں اس مسئلہ پر عمل ضروری ہے۔)

۸۲۔ اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنفس نفیس جہاد کیلئے نکلیں تو ہر مسلمان پر واجب تھا کہ آپ کے ساتھ نکلے۔ اور اگر کوئی ظالم آپ کے قتل کا قصد کرے تو جو مسلمان حاضر ہو اس پر واجب تھا کہ آپ کی حفاظت میں اپنی جان سے دریغ نہ کرے۔

۸۳۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس شخص کیلئے جس حکم کی تخصیص چاہتے کر دیتے اس مسئلہ کی تحقیق و دلائل کیلئے امام احمد رضا محدث بریلوی و مجدد برحق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف مبارکمنیۃ اللبیب کا مطالعہ فرمائیے۔

۸۴۔ وصالِ ظاہری سے قبل مرض میں حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عیادت کیلئے حضرت جبرئیل علیہ السلام تین دن حاضرِ خدمت ہوتے رہے۔

۸۵۔ جب ملک الموت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اذن طلب کیا۔ آپ سے پہلے اس نے کسی نبی سے اذن طلب نہیں کیا۔

۸۶۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جنازہ شریف کی نماز مسلمانوں نے گروہ با گروہ الگ الگ بغیر امامت کے پڑھی۔ آپ کے غلام شقران نے جسد مبارک کے نیچے لحد میں قطیفہ نجرانیہ بچھا دی جو آپ اوڑھا کرتے تھے۔ نماز بے جماعت اور قطیفہ کا بچھانا آپ کے خصائص سے ہے۔

۸۷۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم مقدس کو مٹی نہیں کھاتی۔ تمام پیغمبروں کا یہی حال ہے۔(علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام)

۸۸۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بطورِ میراث کچھ نہیں چھوڑا۔ جو کچھ آپ نے چھوڑا وہ صدقہ و وَقف تھا۔ اور اس کا مصرف وہی تھا جو آپ کی حیات شریف میں تھا۔

۸۹۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مرقد شریف میں حیات حقیقیہ کے ساتھ زندہ ہیں۔ اور اذان و اقامت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ تمام پیغمبروں کا یہی حال ہے۔(علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام)

۹۰۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روضہ مبارک کعبہ مکرمہ اور عرشِ معلّٰی سے بھی افضل ہے۔

۹۱۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر ایک فرشتہ موکّل ہے۔ جو آپ کی اُمت کے دُرود آپ کو پہنچاتا ہے۔ جیسا کہ امام احمد و نسائی کی روایت میں ہے۔ جس وقت کوئی شخص آپ پر درود بھیجتا ہے وہ فرشتہ عرض کرتا ہے کہ یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اس وقت فلاں بن فلاں آپ پر درود بھیجتا ہے۔ حاکم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے فرشتے ہیں جو زمین میں گشت کرتے ہیں۔ وہ میری اُمت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔ اس کے باوجود آپ خود بھی ہر درود خوان کا درود سنتے اور جواب مرحمت فرماتے ہیں۔

۹۲۔ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہر روز صبح و شام آپ کی اُمت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ نیک اعمال پر آپ اللہ کا شکر بجالاتے ہیں اور برے اعمال کیلئے بخشش طلب فرماتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ کوئی روز ایسا نہیں مگر یہ کہ صبح و شام اُمت کے اعمال نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر پیش کئے جاتے ہیں۔ پس آپ ان کی پیشانیوں سے اور ان کے اعمال سے پہچانتے ہیں۔

۹۳۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے پہلے قبر مبارک سے نکلیں گے۔ آپ کی تشریف آوری اس حالت میں ہوگی کہ آپ براق پر سوار ہوں گے اور ستر ہزار فرشتے ہم رکاب ہوں گے۔ حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ ہر روز صبح کو ستر ہزار فرشتے آسمان سے اتر کر حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے بازو ہلاتے ہیں (اور آپ پر درود بھیجتے ہیں)۔ اسی طرح شام کے وقت وہ آسمان پر چلے جاتے ہیں۔ اور ستر ہزار اور حاضر ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب آپ قبر شریف سے نکلیں گے تو ستر ہزار فرشتے آپ کے ساتھ ہوں گے۔ موقف میں آپ کو بہشت کے حلوں کی نہایت نفیس خلعت عطا ہوگی۔

۹۴۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر منیف اور قبر مبارک کے مابین بہشت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔

۹۵۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قیامت کے دن مقام (محمود) عطا ہوگا۔ جس سے مراد بقول مشہور مقام شفاعت ہے۔

۹۶۔ قیامت کے دن اہل موقف طول وقوف کے سبب سے گھبرا جائیں گے اور بغرض شفاعت دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے پاس یکے بعد دیگرے جائیں گے۔ اور آخر کار حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونگے۔ آپ کو اہل موقف میں فصل قضاء کیلئے شفاعتِ عظمیٰ عطا ہوگی۔ اور ایک جماعت کے حق میں بغیر حساب جنت میں داخل کئے جانے کیلئے اور دوسری جماعت کے رفع درجات کیلئے شفاعت کی اجازت ہو جائے گی۔ اس طرح ستر ہزار بہشت میں بے حساب داخل ہوں گے اور ستر ہزار کے ساتھ اور بہت سے بے حساب بہشت میں جائیں گے۔ اس کے علاوہ آپ کو اپنی اُمت کیلئے اور کئی قسم کی شفاعت کی اجازت حاصل ہوگی۔

۹۷۔ حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حوضِ کوثر عطا ہوگی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منبر منیف آپ کے حوض پر ہوگا۔

۹۸۔ قیامت کے دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت پہلے سب پیغمبروں کی اُمتوں سے زیادہ ہوگی۔ کل اہل بہشت کی دو تہائی آپ ہی کی اُمت ہوگی۔ قیامت کے دن ہر ایک کا نسب وسبب منقطع ہوگا (یعنی سود مند نہ ہوگا) مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نسب وسبب منقطع نہ ہوگا۔

۹۹۔ قیامت کے دن لوائے حمد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ہو گا۔ اور تمام انبیاء علیہم السلام اس جھنڈے تلے ہوں گے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اُمت سمیت سب سے پہلے پل صراط سے گزریں گے۔

۱۰۰۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے پہلے بہشت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ خازنِ جنت پوچھے گا کہ کون ہیں؟ آپ فرمائیں گے کہ میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہوں۔ وہ عرض کرے گا کہ میں اُٹھ کر کھولتا ہوں میں آپ سے پہلے کسی کیلئے نہیں اُٹھا اور نہ آپ کے بعد کسی کیلئے اُٹھوں گا پھر آپ سب سے پہلے بہشت میں داخل ہوں گے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا ہو گا جو جنت میں اعلیٰ درجہ ہے۔

جنت میں سوائے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کتاب (قرآن کریم) کے کوئی اور کتاب نہ پڑھی جائے گی۔ اور نہ سوائے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان کے کسی اور زبان میں کوئی تکلم کرے گا۔

خاتمه

الحمد للہ رسالہ ھٰذا صرف ایک نشست میں بعد نمازِ عشاء مسائل ضروریہ اور مہمانوں کی ضیافت کے بعد رات کو ۱۲ بجے ختم ہوا۔

شبِ جمعرات۔ ۱۶ اکتوبر ۱۹۹۷

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابو الصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔ پاکستان